URDU Gif Format

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

(معزز خواتین کو جہنّم کے کتّوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انھیں رُسوائی سے بچانا)

مسئلہ ۱۹۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنّیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنّی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعًا گناہ ہوگا یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ؕ

نکاح مذکور ممنوع وناجائز وگناہ ہے، غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" میں اُن کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ و بدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

نہ مذہب ہیچکس از ائمہ مجتہدین متبوعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، ابن علیہ مردے از محدثین است عداد او در مجتہدین ائمہ نیست و اگر باشد متفرد است و ظاہریہ خود مبتدعانند و مبتدع را در اجماع اعتبارے نیست و وفاقش ملحوظ نشود و بخلافش خلل نہ پذیرند، لانھم لیسوا من الائمة علی الاطلاق کما فی التوضیح وغیرہ لیسوا من امة الاجابة وانما ھم من امة الدعوة، کما فی مرقاة المفاتیح وغیرھا، وخود در خصوص ظاہریہ از امام ابن حجر مکی گزشت کہ مخالفت ایشاں اصلاً قابل التفات نیست، پس دریں مسئلہ حکم بخلاف را زنہار مساغ نیست **اولاً** خلاف سنت مشہورہ است کہ ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب[۱]، ایں حدیث بالفاظ متنوعہ و روایاتِ متظافرہ در دواوین اسلام مروی ومنقول است واز صدرِ اسلام تا حال میان علماء متلقی بالقبول ہمیں امام ترمذی در ہماں جامع فرماید والعمل علی ھذا عند عامة اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

خلاصہ یہ کہ یہ نکاح باطل ہے اور کسی بھی امام خواہ شافعی ہوں یا کوئی اور، مجتہدین میں سے کسی کے مذہب میں جائز نہیں ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم، ابن علیہ کا شمار محدثین میں تو ہوتا ہے مگر مجتہدین میں نہیں، اور اگر بالفرض ہو بھی تو وہ دوسرے ائمہ سے الگ تھلگ ہے۔ رہا ظاہریہ فرقہ تو وہ بدعتی فرقہ ہے جبکہ اجماع کے معاملہ میں بدعتی کا اعتبار نہیں ہوتا، اس کی موافقت اور مخالفت کا کوئی اثر اجماع پر نہیں پڑتا کیونکہ یہ ائمہ میں سے نہیں ہیں، جیسا کہ توضیح وغیرہ میں ہے' اور اُمتِ اجابہ میں سے نہیں بلکہ وہ امتِ دعوت میں سے ہیں جیسا کہ مرقاۃ المفاتیح وغیرہ میں ہے۔ اور خود ظاہریہ فرقہ کے بارے میں امام ابن حجر مکی کا قول گزرا کہ ان کی مخالفت قابلِ التفات نہیں ہے لہذا اس مسئلہ میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں **اولاً** اس لیے کہ اس کا خلاف سنّتِ مشہورہ کے خلاف ہے جو کہ یہ ہے جو نسب کی بناء پر حرام فرمایا ہے وہ رضاعت کی بناء پر بھی اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا ہے، یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کثیر روایات میں ہے اور اسلام کی قانونی کتب میں مروی ومنقول ہے اور ابتداءِ اسلام سے آج تک علماء کے درمیان مقبول ہے، امام ترمذی نے اپنی جامع میں فرمایا کہ اس پر عام صحابہ اور بعد والوں کا عمل ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے

۱؎ جامع الترمذی ابواب الرضاع امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/ ۱۳۶

وغیرھم لانعلم بینھم فی ذٰلك اختلافا[1] وحکم برخلاف سنّت مشہورہ نافذ نہ شود، در تنویر الابصار است اذا رفع الیہ حکم قاض اٰخر نفذہ الا ما خالف کتابًا او سنّۃً مشھورۃً او اجماعًا[2] ثانیًا مخالف اجماع من یعتد باجماعھم افتادہ است کما تقدم بیانہ وامام شعرانی شافعی در میزان الشریعۃ الکبرٰی فرمود اتفق الائمۃ علٰی انہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] وحکم برخلاف اجماع نفاذ نیست، ائمہ ثقات اثبات از حکایات شاذہ غافل نبودند بلکہ خود ذکر نمودہ اند باز تصریح فرمودہ کہ دریں مسئلہ جز ظاھریہ و ابن علیہ کسے را خلاف نیست چنانکہ از امام قاضی عیاض مالکی و امام ابوزکریا نووی شافعی و امام محمود عینی حنفی گزشت فمن الغریب نسبۃ الغراب الیھم علٰی ما وقع فی فتح المغیث واگر بالفرض اینجا قولے ضعیف محکی بود کما اوّل بہ فی الفتح الفقھی، پس حکم وفتوٰے بر قول ضعیف و مرجوح خود جہل وخرقِ اجماع است کما فی تصحیح القدوری

اور سنت مشہورہ کے خلاف حکم نافذ نہیں ہوسکتا، اور تنویر الابصار میں ہے کہ جب ایک قاضی کے پاس دُوسرے قاضی کا حکم پہنچے تو اس کو نافذ کرے بشرطیکہ کتاب اللہ، سنّتِ رسول اللہ اور اجماع کے خلاف نہ ہو، ثانیًا اس لیے کہ جن لوگوں کا اجماع معتبر ہے اُن کے اجماع کے بھی خلاف ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے، اور امام شعرانی نے میزان الشریعۃ الکبرٰی میں فرمایا ہے کہ ائمہ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہے وُہ رضاع کی وجہ سے بھی حرام ہے اور اجماع کے خلاف حکم نافذ نہیں ہوسکتا، اور کسی مسئلہ کو ثابت قرار دینے والے ائمہ ثقات خود بھی شاذ حکایات سے غافل نہیں ہوتے بلکہ خود ان کا ذکر کرتے ہیں، نیز اُنھوں نے یہ تصریح بھی کی ہے کہ اس مسئلہ کا ظاہریہ اور ابن علیہ کے بغیر کسی نے خلاف نہیں کیا، جیسا کہ امام قاضی عیاض، ابوزکریا نووی شافعی اور امام محمود عینی حنفی سے گزرا فتح المغیث میں ان حضرات کی طرف شاذ امور کو منسوب کرنا تعجب کی بات ہے، اگر بالفرض یہاں کوئی ضعیف قول نقل کیا گیا ہو جیسا کہ فتح القدیر میں تاویل کی گئی ہے تو بھی ضعیف قول اور مرجوح قول پر فتوٰی دینا خود جہالت اور اجماع کے خلاف ہے جیسا کہ علامہ قاسم

---

[1] جامع الترمذی ابواب الرضاع امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/ ۱۳۷

[2] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب القضاۃ باب فی المجلس مجتبائی دہلی ۲/ ۷۹-۷۸

[3] میزان الشریعۃ الکبرٰی کتاب الرضاع مصطفی البابی الحلبی مصر ۲/ ۱۳۸